ہائے یہ مجبور و بے بس قیدی

نوید مسعود ہاشمی

ہندوستان کی جیلیں ہوں یا امریکہ کی، عراق کی جیلیں ہوں یا اسرائیل کی، ان جیلوں میں قید مسلمان قیدیوں کے ساتھ ایسا توہین آمیز اور ظالمانہ سلوک روا رکھا جاتا ہے کہ جسے دیکھ اور سن کر انسانیت کا سر شرم سے جھک جاتا ہے، گوانتاناموبے اور ابوغریب ان دونوں جیلوں کے قیدیوں کی مظلومیت کی داستانیں تو میڈیا کے ذریعے پوری دنیا میں عام ہو چکی ہیں اور ان پر بہت کچھ لکھا بھی گیا ہے، لیکن میڈیا کی پہنچ سے دور ابھی بہت سی جیلیں اور بھی ہیں جہاں ظلم اور درندگی اپنے عروج پر ہے، یہ جیلیں انڈیا اور اسرائیل میں پائی جاتی ہیں، انڈیا اور اسرائیل یہ دو ممالک ایسے ہیں کہ جنہوں نے خفیہ طور پر جیلیں قائم کر رکھی ہیں، اور ان جیلوں میں بے گناہ مسلمانوں کو گھروں سے اٹھا اٹھا کر قید کر دیا جاتا ہے، ان نوجوانوں کے ورثاء دھکے کھاتے رہتے ہیں لیکن انہیں پتہ بھی نہیں چلنے دیا جاتا کہ ان کے پیارے کس جیل میں قید ہیں، اور پھر ان قیدیوں پر بدترین وحشتناک مظالم ڈھائے جاتے ہیں، تازہترین رپورٹ ٹڈل ایسٹ اسٹڈی سینٹر نے جاری کی ہے، جس کے مطابق قیدیوں کو لاٹھیوں سے پیٹا جاتا ہے، مار مار کر بے ہوش کر دیا جاتا ہے، دوران تشدد بے ہوش ہو جانے والے قیدیوں کو وہیں پڑے رہنے دیا جاتا ہے، کوئی طبی سہولت نہیں دی جاتی، زخمی قیدی جب ہوش میں آتا ہے تو اس پر کھولتا ہوا پانی ڈال دیا جاتا ہے، قیدیوں کو عریاں رکھا جاتا ہے، مسلسل کئی دنوں تک قیدیوں کو بھوکا رکھا جاتا ہے، قیدیوں کو غلاظت بھری ناقص خوراک مہیا کی جاتی ہے، قیدیوں کو بے بس کر کے ایک دوسرے کے سامنے ننگا کر کے بیٹھنے پر مجبور کیا جاتا ہے، قیدیوں کے جسم کے نازک اعضاء کو کرنٹ لگایا جاتا ہے، قیدیوں کو کئی کئی روز تک الٹا لٹکایا جاتا ہے، قیدیوں کے جسم پر بلیڈ سے چھوٹے چھوٹے کٹ لگانے کے بعد ان زخموں پر مرچیں چھڑکنے کے بعد انہیں تڑپنے کیلئے چھوڑ دیا جاتا ہے، قیدیوں کو گہرے پانی میں ڈبکیاں دی جاتی ہیں، بعض اوقات قیدیوں کے گھروں کو بھی ڈائنامائٹ کے ساتھ اڑا دیئے جانے کی مثالیں موجود ہیں، انڈیا اور اسرائیل کی جیلوں میں قید مسلمان قیدیوں کے حق میں دنیا کے کسی کونے سے کوئی آواز بھی نہیں اٹھ رہی، ابھی حال ہی میں انڈیا اور پاکستان نے مشترکہ فیصلے کے تحت خیر سگالی کے طور پر دونوں طرف کی جیلوں میں موجود قیدیوں کو رہا کیا، پاکستان کی جیلوں سے چھوڑے جانے والے بھارتی قیدیوں نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے تسلیم کیا، کہ پاکستان کی جیلوں میں نہایت اچھا سلوک کیا گیا، لیکن بھارت سے رہائی پا کر واہگہ بارڈر پر پہنچنے والے اکثر پاکستانی قیدی ایسے تھے جو بھارتی مظالم کی وجہ سے اپنا دماغی توازن کھو چکے تھے، بعض قیدی معذور بھی ہو چکے تھے، پاکستانی قیدیوں کی یہ حالت زار دیکھ کر پوری قوم تڑپ اٹھی تھی، ابھی تک بھارت کی جیلوں میں ایسے ہزاروں پاکستانی اور کشمیری قیدی بھارت کے بہیمانہ سلوک کا نشانہ بن رہے ہیں کہ جن کو جہاد کشمیر میں شرکت کی بناء پر گرفتار کیا گیا تھا، بھارت کی جیلوں میں قید ان قیدیوں کے ساتھ جانوروں سے بھی بدتر سلوک کیا جاتا ہے۔ اب آتے ہیں فلسطین کی طرف، فلسطینی ہیومن رائٹس واچ نے 184 صفحات پر مشتمل ایک کتابچہ جاری کیا تھا، جس میں بتایا گیا تھا کہ اسرائیلی جیلوں میں قید فلسطینی قیدیوں کے ساتھ کیا سلوک روا رکھا جا رہا ہے، اس کے مطابق قیدیوں کے Arbiliary Trials ہوتے ہیں، قیدیوں پر اکثر اوقات مقدمے نہیں چلائے جاتے، اور وہ بغیر مقدمہ چلائے عرصہ دراز تک جیلوں میں ہی سڑتے رہتے ہیں، ان میں سے کئی ایسے بھی ہیں جو جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں، کسی فلسطینی مسلمان کو قید کرنے کیلئے اسکے خلاف مقدمہ بنانا ضروری نہیں سمجھا جاتا، متعلقہ اتھارٹیز کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ جس کو چاہیں پکڑ لیں، جس طرح بغیر مقدمہ قائم کئے گرفتاری عمل میں لائی جا سکتی ہے بالکل اسی طرح قیدیوں کو زنداں میں رکھنے کیلئے یہ ضروری نہیں ہے کہ انکے خلاف مقدمہ چلے، سماعت ہو، اور اسکو سزا سنائی جا سکے، حکومت اسرائیل جب تک چاہے گی وہ آدمی قید ہی میں پڑا رہے گا، اس طرح چونکہ کسی کو بھی پکڑنے کی آزادی

حاصل ہے اس لئے نہ تو اعداد و شمار دستیاب ہیں، اور نہ ہی کسی کو علم ہے کہ کس جیل میں کتنے فلسطینی قیدی ہیں اور ان کی شناخت کیا ہے، چونکہ قیدیوں کا کوئی باقاعدہ ڈیٹا دستیاب نہیں ہے اس لئے وہ مکمل طور پر جیل حکام کے رحم و کرم پر ہوتے ہیں، اور تشدد سے اگر کوئی قیدی مرجائے تو جیل کی چہار دیواری سے باہر کسی کو خبر نہیں ہوتی، اس صورتحال سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسرائیل نے 1998 سے 2000 کے درمیانی عرصے میں 27 قیدیوں پر حیاتیاتی اسلحہ کے تجربات کئے، میڈیکل ریسرچ کے حوالے سے بھی قیدیوں پر تجربات کی اطلاعات عام ہیں، جیلوں کے اندر قیدیوں کے ساتھ مکمل غیر انسانی سلوک کیا جاتا ہے، اور اقوام متحدہ کی جانب سے وضع کردہ تمام ضوابط کو دیدہ دلیری کے ساتھ پامال کیا جاتا ہے، اسرائیل کی جیلوں کے حوالے سے کبھی کچھ زیادہ شائع نہیں ہونے دیا جاتا اسکی وجہ یہ ہے کہ عالمی میڈیا پر مخصوص یہودی لابی کا قبضہ ہے اور وہ یہودی لابی اسرائیلی مظالم کیخلاف آواز اٹھانا اپنے عقیدے کے خلاف سمجھتی ہے۔ اس لئے اسرائیلی جیلوں میں فلسطینی قیدیوں پر گزرنے والی قیامت خیز صورتحال سے عالمی دنیا بے خبر ہے، ستم بالائے ستم کہ اسرائیل نے آج تک کسی بین الاقوامی ٹیم کو اپنی کسی جیل کا وزٹ کرنے کی بھی اجازت نہیں دی، اسرائیلی حکام کی اس وحشیانہ اور سنگدلانہ روش پر تمام حقوق انسانی کے ادارے پراسرار طور پر خاموش ہیں، اور کوئی انسانی حقوق کی تنظیم اس سنگین صورتحال پر بات کرنے کیلئے تیار نہیں ہے، دنیا میں 57 مسلمان ملکوں کی حکومتیں، عرب لیگ، او آئی سی نے بھی قیدیوں کے مسئلے پر چپ کا روزہ رکھا ہوا ہے، دراصل انہیں حکومتوں کی مجرمانہ خاموشی کی وجہ سے ہی اسرائیل اور بھارت کی حکومتوں کے حوصلے قیدیوں کے خلاف بڑھے ہیں، ورنہ جو یورپ کتوں کے حقوق کی بات کرتا ہے، وہ انسانوں کے حقوق سے اتنا غافل کیوں ہے؟ اسرائیل ہو یا بھارت، عراق ہو یا کیوبا، دنیا کے مختلف خطوں کی جیلوں میں قید مسلمان قیدیوں پر ہونے والے روح فرسا مظالم سے دنیا کا عام مسلمان کبھی بھی غافل نہیں رہ سکتا، یہی وجہ ہے کہ امریکہ، اسرائیل اور بھارت کے خلاف مسلمانوں میں نفرت کی لہر بڑھتی جارہی ہے، عالمی طاقتیں اگر یہ سمجھتی ہیں کہ وہ قیدیوں کو جیلوں میں وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنا کر مسلمانوں کو خوفزدہ کرلیں گی تو یہ ان کی خام خیالی ہے، بلکہ زمینی حقیقت یہ ہے کہ جیلوں میں قید انسانوں کے ساتھ کافروں کا غیر انسانی سلوک دیکھ کر مسلمان نوجوانوں کے دلوں میں انتقام کی آگ بھڑک اٹھتی ہے، جب ایک سپر پاور جیتے جاگتے انسانوں کو بے بس کر کے ان کے ساتھ ظالمانہ سلوک کرے گی تو پھر وہ طاقت کبھی بھی مظلوموں کے انتقام سے بچ نہیں سکے گی، دنیا کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ بڑے سے بڑے ظالم، جابر اور خونخوار آئے وقتی طور پر وہ بلاشرکت غیرے حکمران بھی بنے، لیکن بالآخر وہ مظلوموں کے انتقام کا ایسے شکار ہوئے کہ ان کی طاقت ہواؤں میں بکھر کے رہ گئی، امریکہ اور اسکے دیگر ہمنواؤں کے خیال میں مدارس جہاد کی نرسریاں ہیں، اس میں کتنی صداقت ہے یہ سوال ہنوز باقی رہے گا؟ لیکن امریکی، اسرائیلی اور بھارتی جیلوں میں قید مسلمانوں پر قیامت خیز مظالم کو دیکھ کر مسلمان ضرور جہاد کے راستے پر نکل کھڑے ہوتے ہیں، اسلئے کہ مسلمان مشرق کا رہنے والا ہو یا مغرب کا، شمال کا ہو یا جنوب کا، وہ کبھی بھی اپنے مسلمان بھائی کو کافروں کے شکنجے میں تڑپتا ہوا نہیں دیکھ سکتا، آج اگر کفریہ طاقتوں کو مسلمانوں پر، اسلحے اور ٹیکنالوجی کی برتری حاصل تھی تو انہیں چاہئے تھا کہ وہ اپنی طاقت کو سنبھال کر رکھتے، لیکن جیلوں میں قید بے بس قیدیوں پر تشدد کے پہاڑ توڑ کر وحشیانہ قہقہے لگانے والے کس طرح یہ توقع رکھتے ہیں کہ اگر وہ کبھی مسلمانوں کے ہتھے چڑھے تو وہ ان کے شکنجے سے بچ سکیں گے، اسلئے کہ یہ دنیا ہے اور اس دنیا کا اصول یہ ہے کہ جو جیسا کرے گا ایک نہ ایک دن اس کے ساتھ ویسا ہی ہو جائیگا، امت مسلمہ اسرائیل، بھارت، عراق، گوانتاناموبے کے قید خانوں میں قید اپنے قیدی بھائیوں کو کبھی بھول نہیں سکتی۔